ترشاوہ باغات کی موسم گرما میں دیکھ بھال

(زرعی فیچر سروس، نظامت زرعی اطلاعات پنجاب)

پاکستان میں ترشاوہ پھل رقبہ و پیداوار کے لحاظ سے پھلوں میں پہلے نمبر پر آتے ہیں۔ ان پھلوں کا 95 فیصد حصہ صوبہ پنجاب کے مختلف علاقہ جات سرگودھا، منڈی بہاوالدین، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اوکاڑہ، ساہیوال، بہاول پور، رحیم یار خان، لیہ اور ڈیرہ غازی خان پر مشتمل ہے۔ ترشاوہ پھلوں میں سب سے زیادہ کاشت کنو کی ہے اور برآمدی حوالہ سے کنو کی مانگ میں روز بروز مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ابھرتے ہوئے نئے تجارتی مواقعوں کے تناظر میں ترشاوہ پھلوں کو برداشت کے مرحلہ تک بہتر پیداوار کی صورت میں پہنچانا بہت ضروری ہے تاکہ کنو جیسے اہم پھل کو زیادہ سے زیادہ برآمد کر کے زرمبادلہ میں قابل قدر اضافہ کیا جا سکے۔ اب جبکہ ترشاوہ پھل اپنی نشوونما کے ابتدائی مراحل سے گزر رہے ہیں اور اس وقت درجہ حرارت ترشاوہ پھل پیدا کیے جانے والے علاقوں میں 40 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ چکا ہے۔ لہٰذا اس نازک موقع پر ترشاوہ پھلوں کو موسموں کے تغیر و تبدل کے مضر اثرات سے بچانا بہت ضروری ہے۔ ترشاوہ پھل 40 ڈگری سینٹی گریڈ تک کا درجہ حرارت برداشت کر لیتے ہیں مگر جب درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے بڑھ جائے جیسا کہ مشاہدہ میں آیا ہے کہ جون اور جولائی کے مہینوں میں درجہ حرارت 48 ڈگری سینٹی گریڈ تک بھی پہنچ جاتا ہے ایسی صورت میں ترشاوہ پھلوں کے پتے اپنا طویل پھیلاؤ برقرار نہیں رکھ سکتے اور زردی مائل ہو جاتے ہیں اس طرح پتوں میں سبز پن ختم ہو جاتا ہے اور پھل زردی مائل ہو کر گرنا شروع ہو جاتا ہے۔ نشوونما کے ابتدائی مراحل میں اُس کے سائز یعنی جسامت میں کمی رہ جاتی ہے جس سے پیداوار کے علاوہ دیگر خصوصیات بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ سورج کی تیز شعاؤں کی وجہ سے پھل جھلساؤ کا شکار ہو جاتا ہے جس کو سن برن کہتے ہیں جس سے پھل کے اس طرف اوپر براؤن رنگ کے دھبے نمایاں ہو جاتے ہیں اور سخت گرمی سے پتوں سے نمی کا اخراج تیزی سے ہوتا ہے جبکہ زمینی نمی بھی زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ سکتی۔ علاوہ ازیں درجہ حرارت بھی بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے پودوں کو خوراک مہیا کرنے والی جڑیں بری طرح متاثر ہوتی ہیں اور پودوں کو نامناسب خوراک کی فراہمی ان کو انحطاط پذیری کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ پھل سے نمی کے اخراج کی وجہ سے پھل کا سائز بہت چھوٹا رہ جاتا ہے جس سے موسم گرما میں نشوونما کے مراحل سے گزرتا ہوا پھل اپنے اندر صحیح مقدار میں جوس پیدا نہیں کر سکتا اور مناسب حفاظتی تدابیر اختیار نہ کیے جانے کی صورت میں اس کی پھانکیں خشک ہو جاتی ہیں اور اس طرح پھل کی کوالٹی بری طرح سے متاثر ہوتی ہے۔ اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ موسم گرما کی اشدت ٹہنیوں کے سوکا کا باعث بننے کے علاوہ درخت کے تنے کی چھال کے پھٹنے کا بھی موجب بنتی ہے چھال پھٹ جانے کی وجہ سے بعض بیماریوں کے جراثیم با آسانی درختوں پر حملہ آور ہو کر سٹرس گموسس یعنی گوند کے باہر نکلنے والی بیماری اور درختوں کے سوکا کا باعث بن سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ ترشاوہ پھلوں کے انحطاط کی زیادتی موسم گرما میں گذشتہ کئی سالوں سے مشاہدہ میں آ رہی ہے۔ ان حالات میں حفاظتی اقدامات کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے زرعی ماہرین کے مطابق زیادہ گرمی پڑنے پر پودوں کو زیرِ مشاہدہ رکھا جائے اور جونہی ان کے پتے پژمردگی کی طرف مائل ہوتے ہوئے نظر آئیں تو باغبانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ پودوں کو فوراً پانی لگا دیں۔ پودوں کو پانی لگانے کیلئے زمینی وتر کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ جس کے لیے آسان طریقہ یہ ہے زمین کو کسّی کی مدد سے درخت کے قطروں کے پھیلاؤ

سے باہر مٹی کو نکالا جائے اور اس کو مٹھی میں بند کر کے فوراً زمین پر گرا دیا جائے اگر یہ مٹی اچھی طرح بکھر جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمین میں نمی ختم ہو چکی ہے اور باغات کو پانی کی فوری ضرورت ہے۔ آجکل پانی دینے کے اوقات کار کے سلسلہ میں ٹینشو میٹر کا استعمال جو کہ سادہ اور آسان بھی ہے کیا جا سکتا ہے ٹینشو میٹر درخت کے پھیلاؤ کے نیچے مختلف گہرائیوں یعنی 12 انچ، 24 انچ یا 36 انچ تک لگائے جا سکتے ہیں اور ان کے اوپر لگا ہوا ایک مخصوص پیمانہ زمینی نمی کے بارے میں درست معلومات فراہم کرتا ہے۔ ٹینشو میٹر کا پیمانہ جب 40 تک پہنچ جائے تو باغبان آبپاشی میں لاپرواہی نہ کریں اور پودوں کو فوراً پانی لگا دیں۔ اگر کسی وجہ سے فوری طور پر پانی میسر نہ ہو اور باغات میں پودوں کی پژمردگی مشاہدہ میں آئے تو ضروری ہے کہ درختوں کے اوپر شام کے وقت پانی کا سپرے ضرور کریں اور جونہی نہری یا ٹیوب ویل کا موزوں پانی میسر ہو تو پودوں کو ضرور لگا دیں۔ ایسے اقدامات کیے جائیں جن کی وجہ سے زمینی نمی کا اخراج کم سے کم ہو اور زمین میں نمی زیادہ دیر تک برقرار رکھنے کی صلاحیت پیدا ہو سکے جس کیلئے ضروری ہے کہ باغبان بذریعہ روٹا ویٹر گھاس پھوس وغیرہ اچھی طرح سے زمین میں ملا دیں جس کا یہ فائدہ ہوگا کہ زمینی نامیاتی مادہ بھی بڑھتا رہے گا اور اس کے اوپر ایک ایسی تہہ بچھ جائے گی جو کہ زمین کی اوپر والی سطح کو سورج کی بلاواسطہ شعاؤں سے محفوظ رکھتے ہوئے عمل تبخیر کی وجہ سے ہونے والے پانی کے ضیاع کو بہت حد تک کم کر دیگی۔ باغبان اگر زمین میں 10 سینٹی میٹر موٹائی تک خصوصاً درختوں کے پھیلاؤ کے نیچے آنے والی زمین پر گھاس پھوس کی تہہ بچھا دیں جسے ملچنگ کہتے ہیں وہ زمینی درجہ حرارت کو معتدل حالت میں رکھتے ہوئے پانی کے ضیاع کو روکے گی جس کے استعمال سے زمین ٹھنڈی رہے گی اور زمینی نامیاتی مادہ بڑھے گا جس سے پھلدار پودوں پر بہت بہتر اثرات مرتب ہونگے۔ تنے کی چھال کو پھٹنے سے روکنے کیلئے زمین سے ڈیڑھ فٹ اوپر تک چونے اور نیلا تھوتھا کا محلول بنا کر لگا دیا جائے تو پودوں کے تنوں کو سورج کی گرم شعاعوں سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے جس کی وجہ سے تنے کی چھال پھٹنے سے محفوظ رہے گی اور تنے سے گوند نکلنے والی بیماری یعنی سٹرس گموسس سے بھی محفوظ رہے گی۔ باغبان اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ موسم گرما میں بار بار ہل نہ چلائیں اور نہ ہی گہری گوڈی کی جائے ایک دفعہ ہل چلا کر سہاگہ سے وتر کو محفوظ رکھا جائے۔ موسم گرما میں بار بار ہل چلانے کی وجہ اس کی جڑیں گرمی کی شدت سے گل سڑ جاتی ہیں اور پودا انحطاط کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ باغات کی مغربی اور جنوبی سائیڈ پر ہوا توڑ باڑیں لگائی جائیں تاکہ ترشاوہ پھلوں کے پودوں کو گرم ہواؤں کے مضر اثرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔

☆☆☆